مواعظ و عبر

پیکرِ علم و عمل

ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ

۶۶ھ ـــــــ ۱۳۱ھ

(ترجمہ از عبدالرحمن گوہڑوی)

شام سے ایک مجلہ "المسلمون" عربی ممالک کے مشہور محقق عالم استاد مصطفےٰ سباعی صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں دوسرے اصلاحی اور علمی مضامین کے علاوہ مع العارفین کے عنوان سے اسلاف کی اہم شخصیتوں کے سبق آموز واقعات کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ رجب ۱۳۷۵ھ کے پرچے میں مشہور تابعی امام ایوب سختیانیؒ کا تذکرہ ہے جس کا ترجمہ آج شریکِ اشاعت ہے۔

"ایوب البصری نوجوانوں کے سردار ہیں" (قول حسن بصری)

حج بیت اللہ ہر زمانہ ہر قبیلہ اور ہر گروہ کے لئے طمانیت نفس اور روح کی تازگی کا پیغام ہے۔ وہ کیسا سہانا سماں ہوتا ہے۔ جب دنیا کے اطراف و اکناف سے دور دور کی مسافت طے کر کے لوگ مکہ میں گروہ در گروہ داخل ہوتے ہیں۔ اور اس وقت تو یقیناً یہ منظر بڑا ہی خوش نما ہوتا ہو گا جس دور میں تابعین عظام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اپنی آنکھیں روشن کر رہے تھے

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حج کے ایام میں ایوب بن سلیمان بن بلال کے ہمراہ عبیداللہ بن عمر حج کے لئے گئے۔ وہ مختلف شہروں کے وفود کے متعلق دریافت فرماتے۔ جب اہل عراق کے پاس آئے۔ تو تھوڑی دیر ان کے پاس ٹھیر کر آگے بڑھ گئے۔ اسی طرح لوگوں کی تلاش کو برابر جاری رکھا۔

سوال ہوا کہ آپ اس موقعہ پر اہل عراق کی ملاقات کے بڑے مشتاق نظر آتے ہیں کیا بات ہے؟ جواب میں کہا۔ اللہ کی قسم سال بھر میں حج کے ایام میں مجھے خوشی نصیب ہوتی ہے۔ جب ایسے لوگوں سے میری ملاقات ہوتی ہے۔ جن کے دل اللہ تعالےٰ نے ایمان کے نور سے روشن کر دیئے ہیں

تو میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے انہی لوگوں میں سے ایوب بن کیسان السختیانی ہیں۔

جس طرح اس پاک باز جماعت کے نزدیک حج، اللہ کی اطاعت اور اس کی عبادت تھی۔ اسی طرح دوستوں کی ملاقات کے دن بھی سال بھر اس موقعہ کے منتظر رہتے تھے۔ جب یہ دن آتے تو بڑے شوق سے الحبّ فی اللہ کے جذبہ کے تحت اپنے احباب کی ملاقات سے سرور حاصل کرتے۔ بلکہ یہ جذبہ بھی کارفرما ہوتا کہ اگر احباب سے ملاقات نہ ہو سکے گی تو کم از کم ان سے ملنے والوں سے تو ہو گی ہی۔ جو دوستوں کے سلام و سندیسہ لاتے ہیں۔ اس تصوّر سے ان کے دل لذّت و سرور سے بھر جاتے۔ ان کی روح کو تازگی نصیب ہوتی اور یوں محسوس کرتے کہ نعمائے جنّت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں جب کہ اہلِ جنّت کی آپس میں ملاقات ہو گی جس کے بعد جدائی نہیں ہو گی۔ اخواناً علی سرر متقابلین

امام ایوب علم و عرفان کے اس مرتبے پر فائز تھے کہ اگر عبیداللہ بن عمر جیسے بزرگ حجّاج کرام کی جماعت میں منجملہ دوسرے لوگوں کی تلاش کے خصوصاً اہلِ عراق کو (جن میں سے ایوب تھے) اگر تلاش کرتے ہیں تو یہ کوئی اچنبھہ کی بات نہیں۔

امام ایوّب کی ہستی بقول حماد بن زید ایک خوش مزاج اور خندہ پیشانی طبیعت کی ہستی تھی۔ ان کی شکل و شباہت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ خوب صاف ستھرے رہتے تھے۔ لمبے لمبے بال، اچھی خاصی مونچھیں، ہرات کی لمبی قمیض پہنا کرتے تھے۔ سر پر بہترین ٹوپی اور جسم پر کردی جبّہ اور عدنی چادر ہوتی۔ ایک دفعہ جب حج سے لوٹے تو جمعہ کے لئے نکلے۔ آپ کے سر پہ ایک دھاری دار کپڑے کی روئی والی ٹوپی تھی۔ اس کے متعلق جب کہا گیا تو فرمایا کہ "جب میں چلا ہوں تو میرے پاس صرف یہی تھی، اور اس میں کچھ مضائقہ بھی نہیں۔ بلکہ یہ بات مجھے ناپسند ہے کہ لوگوں کی خاطر میں اُسے اُتار پھینکوں" ——— !

حضرت ایوب زاہد شخص تھے اور زہد کے بارے میں ایک خاص رائے رکھتے تھے۔ جو ان کے ذوقِ سلیم پر دلالت کرتی ہے۔ مثلاً اللہ کی حلال کردہ چیزوں سے اجتناب و اعراض ان کے

نزدیک بالکل ادنٰے اور سطحی قسم کا زُہد ہے۔ فرماتے تھے:۔

لیتق اللہ عزوجل رجل وان زھد فلا یجعلن زھدہ عذابًا علی الناس فلان یخفی الرجل زھدہ خیر من ان یعلنہ	یعنی ہر آدمی کو چاہیئے کہ اللہ عزّوجلّ سے ڈرتا رہے۔ اگر وہ زاہد ہے تو اپنے زہد کو لوگوں کے لیئے باعث مصیبت نہ بنائے۔ اور پھر اپنے زہد کو مخفی رکھے، یہ کیا ضرور ہے کہ اس کا اعلان ہی کرتا پھرے۔

یہ کیسی سچّی بات ایوب رح نے فرمائی۔ سچّا زاہد اور صُوفی کبھی یہ نہیں کرتا کہ کھُردرے کپڑے اور پھٹا پرانا لباس پہنکر لوگوں میں اپنے تصوّف کی نمائش کرے اور خواہ مخواہ حلال وطیّب چیزوں کا بائی کاٹ کرے بعض صوفیوں کی خشکی یہاں تک تجاوز کر جاتی ہے کہ صفائی تک کو ترک کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو امام ایوّب نے ڈانٹا ہے۔ کہ "گندا رہنا کہاں کا دین ہے"۔

اگر کوئی شخص زُہد میں غلو کرکے بال بچوں کا خیال چھوڑ دیتا تو لطیف طریقے سے یہ کہہ کر اُسکی اصلاح کرتے کہ "میرے گھر والوں کو اگر سبزی کی ضرورت ہو تو اس کا لانا تم سے پہلے میری ذمہ داری ہے"۔

بعض کا یہ وطیرہ ہے کہ کسبِ رزق کی کوشش ہی نہیں کرتے بلکہ دنیا سے الگ رہنے کا نام زہد رکھتے ہیں۔ ان کو سخت ڈانٹا اور کہا "بازار جایا کرو سلامتی غنا میں ہے۔ تم اپنے بھائیوں کی نگاہ میں تب ہی عزت سے دیکھے جاؤ گے جب تک ان سے بے نیاز رہو گے"۔

اگر کوئی شخص لوگوں سے میل جول ترک کر دیتا تو اُسے کہتے "جب تک تم کسی کے پاس نہیں بیٹھو گے کبھی دوسروں کی غلطی پر متنبہ نہیں ہو سکو گے۔ لوگوں کے پاس بیٹھا کرو"۔

امام ایوب رح جسقدر بیدار مغز اور فقیہہ شخص تھے اس کے آثار ان کے کلام سے ظاہر ہوتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"وہ شخص پوری عبودیت کو نہیں پہنچ سکتا جس میں دو خصلتیں موجود نہ ہوں:۔

(۱) لوگوں سے پوری بے نیازی اور

(۲) ان کے غلط برتاؤ سے چشم پوشی۔

ان کا یہ قول بھی ہے :۔

"فاجر عالم سے کوئی بدبخت اور خبیث نہیں"۔

کوئی مسئلہ معلوم نہ ہوتا تو کہہ دیتے۔ "لم یبلغنی فیہ شیئی" (مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں) ایسے ہی ایک مسئلہ کے متعلق کہا گیا کہ آپ اس میں اپنی رائے ظاہر فرمایئے تو بڑی سنجیدگی سے جواب دیا "لا یبلغہ رائی" (میری رائے یہاں تک نہیں پہنچ سکتی)

امام ایوبؒ نے صحابہ کرام سے حضرت انسؓ بن مالک، عمرؓ بن سلمۃ الجرمی سے اور زفدما تابعین میں سے ابی عثمان النہدی، ابی رجاء العطاردی، ابی العالیہ، حسن، ابن سیرین اور ابی قلابہ سے روایات کیں۔

متعدد صحابہ اور بہت سے تابعین سے روائت کی ہے منجملہ ان کے یہ حدیث بھی ہے جو محمد بن سیرین کے واسطہ سے بروایت حضرت ابوہریرہؓ۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما عرض له امران الا کان احبہما الیہ ایسرہما	یعنی جب آنحضرت صلعم کے سامنے دو معاملے آجاتے تو آپ دونوں میں سے آسان کو اختیار فرماتے۔

اسیطرح بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس سے یہ روایت بیان کی :۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلاً"	یعنی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو دلی دوست بناتا تو وہ ابوبکرؓ ہوتے۔ (لیکن میرا خلیل اللہ تعالیٰ ہے)

امام ایوب سختیانی کا جب انتقال ہوا تو آپ کا حلقۂ احباب و تلامذہ اس سے سخت متاثر ہوا چنانچہ اپنا غم غلط کرنے اور ان کی یاد تازہ کرنے کیلئے ایک شام ان کے چند دوستوں کے دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ ان کے شاگرد خاص حماد بن زید کے گھر چل کر ان سے عرض کریں کہ ہمیں امام ایوبؒ کے اخبار و احوال سے مستفیض فرمائیں تاکہ ان کی یاد تازہ ہو اور ہم ان کو خراج عقیدت پیش کر سکیں۔ یہ لوگ

جب حماد بن زید کے ہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان سے پہلے چند اور دوست بھی یہی جذبہ لے کر ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں ان کے نام یہ ہیں :-

عارم ابو النعمان، سلیمان بن حرب ، حامد بن خداش شعبہ - ابوبکر بن المفضل - ایوب بن سلام وغیرہ

جب سب احباب بیٹھ گئے تو ایک نے کہا اللہ تعالےٰ ایوب پر رحم کریں آج ہم اپنے ایک گرانقدر دوست کو اپنی مجلس میں نہیں پاتے - اور میں بعینہٖ ان کی وفات کو اسی طرح محسوس کر رہا ہوں جس طرح وہ فرمایا کرتے تھے کہ :-

" جب مجھے اہل سنت سے کسی شخص کی موت کی خبر پہنچتی ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اعضاء میں سے ایک عضو گم گیا ہے "

پھر دوسرے ساتھی (عبداللہ بن بشر) نے کہا طیب اللہ ثراہ ! بیشک حضرت ایوب پاکباز صوفی ملنسار اور خوش خلق تھے !

جناب حماد ! کیا آپ ان کے بارے میں کچھ ارشاد فرما کر مستفیض نہیں فرمائیں گے ؟

حماد نے کہا " اللہ کی قسم عبداللہ بن بشر نے یہ بالکل سچ کہا ہے کہ جب کوئی آدمی ایوب کی مجلس میں جاتا تو ان سے سنی ہوئی حدیث سے زیادہ ان کے عمل سے متاثر ہوتا ۔

شعبہ نے عبداللہ بن بشر کی تائید کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ایوب جب کبھی باہر تشریف لے جاتے تو میں بعض اوقات ان کے ساتھ ہو لیتا وہ عام طور سے ایسا غیر معروف راستہ اختیار فرماتے کہ انہیں کوئی پہچان نہ پائے فرماتے " میرا لوگ ذکر کرتے ہیں لیکن میں بالکل پسند نہیں کرتا - کہ لوگوں میں میرا چرچا ہو "

ابوبکر بن المفضل نے کہا کہ بات واقعی درست ہے میں نے بھی ان سے یہی سنا ہے فرماتے تھے

" اللہ کی قسم سچا صوفی وہ ہے جسے زاویہ خمول پسند ہو "

حماد نے پھر بات دہراتے ہوئے کہا " ایک دفعہ میں نے آپ کو دیکھا کہ کثرت سے رو رہے ہیں لیکن اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر اس طرح رکھے ہوئے تھے کہ دیکھنے والے کو معلوم ہو جیسے آپکو زکام ہو رہا ہے

ابن سلام نے کہا " رات بھر قیام کرتے رہتے اور اس کو ہمیشہ مخفی رکھنے کی کوشش کرتے جب

صبح ہوتی تو انگڑائی بھرتے ہوئے اس طرح آواز نکالتے گویا ابھی ابھی سو کر اٹھ رہے ہیں"۔

اس مجلس سے ایک صاحب اٹھے۔ مٹکے سے پانی پیا اور الحمد للہ کہا وہ بولے" میں نے ایوب سے سنا فرماتے تھے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی اس بات پر شکر کرنا چاہیئے کہ وہ ان کو عافیت سے رکھتا ہے اور ان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہمارے تمام عمل ٹھنڈے پانی کے ایک گھونٹ کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتے، خصوصاً جب کہ ایک پیاسے کو ملے۔ اللہ کی دوسری نعمتیں تو در کنار رہیں"

شعبہ نے کہا" ایوب عجیب خوبیوں کے مالک تھے۔ وعدے کے ایسے پختہ کہ جب بھی ہم دونوں نے کسی جگہ پر اکٹھے ہونے کا وعدہ کیا آپ مجھ سے پہلے ہی وہاں پہنچے ہوتے"۔

حماد بن زید بولے" آپ کے دل لبھا دینے والے صفات بے شمار ہیں۔۔۔۔ جب بھی حج سے تشریف لاتے اعمدہ قسم کی روٹیاں اور نفیس قسم کا گوشت تیار کراتے۔ اور ہر ملاقاتی کی اس سے تواضع کرتے اور خود ساتھ کھاتے۔۔۔۔۔ بازار سے جب بھی آتے بال بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ اٹھائے ہوتے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا تیل کی شیشی ہاتھ میں اٹھائے لا رہے ہیں۔

پھر حماد نے ایوب کے حق میں دعا کی

اللھم ارحم ایوب رحمتک الواسعۃ	خدایا! ایوب پر خوب خوب رحمت کر اور اس کو ہماری
واجزعنا خیر الجزا	طرف سے بہتر بدلہ دے۔

پھر یہ کہکر کہ" ایوبؒ کی یاد سے ہمارے دل دھل گئے۔ اور روح پاک ہو گئے" حاضرین مجلس سے مخاطب ہوئے۔

دوستو! آؤ ہم بھی ایوب والی دعا کریں جو یہ تھی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ وَحَقَائِقَہٗ وَوَثَائِقَہٗ وَکَرِیْمَ مَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلَیْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ الَّتِیْ یُنَالُ بِھَا مِنْکَ حُسْنُ الثَّوَابِ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ یَتَّقِیْکَ وَیَخَافُکَ وَیَرْجُوْکَ وَیَسْتَحْیِیْکَ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنَا بِالْعَافِیَۃِ ۵

سب حاضرین نے نہایت خشوع سے کہا اللّٰھم آمین۔ رضی اللہ عن ایوب وارضاہ فی الصالحین۔